REGD No L 5254

164

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم یک شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ر

۱۴ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۱۹ ظہور ۱۳۳۰ھ ۔ ۱۹ اگست ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۹۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ اگست ۔ ربوہ سے ابھی مکرم میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس کے مطابق دن بدن افاقہ کی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ اور طبیعت رو بصحت ہے۔ مکرم شاہ صاحب نے دعا فرمانے والے احباب کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ ان کی دعاؤں سے نمایاں فرق پیدا ہو رہا ہے۔ اور درخواست کی ہے کہ کامل افاقہ کے لئے دعائیں جاری رکھی جائیں۔

(ثاقب زیروی)

ایران نے تیل کے مسئلہ پر تعطل کو دور کرنے سے متعلقہ برطانوی وفد کی تجاویز مسترد کر دیں

طہران ۱۸ اگست ۔ تیل کی بات چیت میں پیدا شدہ گتھیوں کو سلجھانے کے لئے مسئلے کے تعطل کو دور کرنے کے لئے برطانوی وفد کے لیڈر مسٹر رچرڈ سٹوکس نے جو تجاویز پیش کی تھیں۔ ایران کی حکومت نے انہیں باضابطہ طور پر رد کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ آج ایرانی حکومت کے نائب وزیر اعظم آقائی حسین فاطمی نے کہا۔ میری حکومت برطانوی وفد کی مجوزہ تجاویز کو قبول کرنے سے قاصر ہے۔ آج صدر ٹرومین کے ذاتی نمائندے مسٹر ایورل ہیری من شاہ ایران سے بھی ملے اور شاہ سے ملاقات کے معاً بعد آپ نے ایرانی پارلیمنٹ کے صدر سے ملاقات کی۔

وزرائے ایران کو قتل کی دھمکی

طہران ۱۸ اگست ۔ کل ایران کے انتہا پسند مذہبی جماعت فدائیان اسلام نے وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق کو یہ الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر پانچ دنوں کے اندر اندر اینگلو ایران کمپنی بے دخل نہ کی گئی تو کابینہ کے تمام وزراء کے سر اتار لئے جائیں گے۔ یہ الٹی میٹم فدائیان کے مقررین نے دیا ہے۔ جو جنرل رزم آرا کی جائے قتل پر اپنے چند سو معتقدین کو خطاب کر رہے تھے۔ مظاہرین کی ایک جماعت پولیس سے بھی متصادم ہو گئی۔ اور طہران پولیس کے نائب افسر اعلیٰ کے بازو پر چاقو کا زخم لگا۔ بارہ مظاہرین گرفتار کر لئے گئے۔

کشمیر پاکستان کے بنیادی تصور کا لازمی جزو ہے

اور مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی ایک کڑی

کراچی ۱۸ اگست آج یہاں ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے کہا۔ کشمیر پاکستان کے بنیادی تصور کا ایک لازمی جزو ہے۔ اور ہندوستان کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی ایک اہم کڑی۔ ہندو سامراج نے پاکستان بھی بامر مجبوری تسلیم کیا تھا۔ لیکن اس کے فوراً بعد ہی وہ اسے ختم کرنے کے درپے ہے۔ اور وہ ہر ممکن ذریعہ سے مسلمانوں پر تسلط قائم رکھنے کے لئے کوشاں ہے۔ آپ نے کہا۔ ہمیں آئندہ آنے والی نسلوں کے تبصرے کا انتظار کئے بغیر جو اہل کشمیر کا حق خود اختیاری غصب کرنے والوں کے خلاف ہوگا ان کے اس حق میں رکاوٹ کو دور کرنے میں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

مشرقی پاکستان میں آٹھ نئی قسموں کا تجربہ کامیاب رہا ہے

کراچی ۱۸ اگست ۔ آج پاکستان کے وزیر زراعت و خوراک پیرزادہ عبدالستار نے کراچی میں پٹ سن کی مرکزی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ مشرقی پاکستان میں آٹھ نئی قسموں کا تجربہ نہایت کامیاب رہا ہے۔ ان میں سے ۵ کی دریافت تقسیم کے بعد ہوئی تھی۔ آپ نے بتایا۔ کہ اب ان تجربہ شدہ قسموں کا تجربہ نجی فارموں میں کیا جائے گا۔ اور آزمائش کے بعد کاشتکاروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا۔ ان نئی قسموں کو نئے نئے کاموں میں استعمال کیا جائے گا۔ تاکہ پٹ سن کے مقابلے میں جو نئی نئی اشیاء تیار ہو رہی ہیں۔ ان کا مقابلہ کیا جا سکے۔ آپ نے بتایا۔ کہ کشور گنج فارم کی نئے سرے سے توسیع کی جائے گی۔ اور ایک نیا فارم ٹانگائن گنج میں قائم ہوگا۔ اس کے علاوہ بیج کی پیداوار کے نئے تجربے متعدد فارموں میں ہوں گے۔

صنعتی مالی کارپوریشن کے دائرہ عمل میں توسیع

کراچی ۱۸ اگست ۔۔ ترقی کے دو سالہ منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مرکز، صوبائی و ریاستی نمائندوں اور سارے ملک کے کارخانہ داروں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر خزانہ اور امور اقتصادیات نے بتایا کہ صنعتی مالی کارپوریشن کا دائرہ اس حد تک وسیع کرنے پر غور کیا جا رہا ہے کہ وہ آگے چل کر پرائیویٹ لمیٹڈ فرموں اور انفرادی کارخانہ داروں کو بھی قرضے دے سکے۔ یاد رہے اس وقت تک یہ صنعتی مالیاتی کارپوریشن صرف جائنٹ سٹاک کمپنیوں اور کوآپریٹو سوسائٹیز

ہندوستانی لیڈر جھوٹا پراپیگنڈا کر رہے ہیں

مسٹر للت کمار کا بیان

ڈھاکہ ۱۸ اگست علاقہ باریسال کے مشرقی بنگال کی مجلس قانون ساز کے رکن مسٹر للت کمار نے ہندوستانی لیڈروں کی مشرقی بنگال سے ہندوؤں کے انخلاء سے متعلقہ جھوٹی خبروں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ جھوٹا پراپیگنڈا محض جنگ کا جواز ثابت کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ آپ نے مسٹر نور الامین وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال کے نام ایک تار میں کہا ہے۔ میں نے حال ہی میں اپنے علاقے کا دورہ کیا ہے۔ ہندو اکثریتی فرقے کی طرح بڑے امن و چین کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں ذرہ بھر بھی گھبراہٹ نہیں ہے۔

نزدیک و دور سے

پشاور ۱۸ اگست مہاجرین کی آبادکاری کے وزیر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی آج یہاں صوبہ سرحد کے مختصر دورہ پر پہنچ گئے۔ آپ نے پہنچنے کے بعد وزیر اعلیٰ سرحد خان قیوم سے اور بحالیاتی سیکرٹری سے بحالیاتی امور کے متعلق بات چیت کی۔ اس کے بعد آپ سوات تشریف لے گئے۔ جہاں ایک ہفتہ تک قیام کریں گے۔

لکھنؤ ۱۸ اگست ۔ حکومت یو۔پی نے نیپال کو دو ہزار من چاول بھیجا ہے۔ یہ چاول فصل خریف پر واپس لے لیا جائے گا۔ یاد رہے کہ نیپال میں یہ کمی اناج حالیہ بے امنی اور ہندوستان کی مسلح مداخلت کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ ورنہ نیپال اس سے پہلے اناج ہندوستان کو برآمد کیا کرتا تھا۔

نئی دہلی ۱۸ اگست ۔ رات الہ آباد سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ایک ایکسپریس ٹرین پٹڑی سے اتر گئی۔ جس سے چھ ڈبے پٹڑی سے اتر گئے اور تین کو شدید نقصان پہنچا۔ پہلی اطلاع کے مطابق دو ہلاک اور ۱۳ زخمی ہوئے۔

وزیر اعظم پاکستان لاہور پہنچ گئے

لاہور ۱۸ اگست وزیر اعظم پاکستان آج بعد دوپہر یہاں پہنچ گئے۔ آپ کے ہمراہ گورنر پنجاب سردار عبدالرب نشتر بھی تھے۔ راستہ میں آپ جہلم میں کچھ دیر کے لئے رکے۔ راولپنڈی میں آپ نے ملٹری جنرل ہیڈکوارٹرز میں اعلیٰ فوجی افسروں سے خطاب کیا۔

اہل کشمیر کو حق خود اختیاری دلانے کا عزم

پشاور ۱۸ اگست ۔ آج یہاں ایک نواحی گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے خان قیوم نے اعلان کیا۔ کہ پاکستان اہل کشمیر کو حق خود اختیاری دلا کر رہے گا۔ کشمیر پر پنڈت نہرو کی حکومت کا بزور قبضہ ان جارحانہ عزائم کی تکمیل کی ایک کڑی ہے جو انہوں نے پاکستان کو ختم کرنے کے لئے بنا رکھے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

وعدہ جات تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ کی فوری ادائیگی

بیشتر ازیں جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان و پاکستان اور بیرون کو ایک سے زائد بار چندہ تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ کی تحریک میں لینے اور جلد ادائیگی وعدہ جات کے لئے تحریک کیا جا چکا ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے وصولی رفتار میں کافی کمی واقع ہو رہی ہے حالانکہ وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کا ایک کثیر حصہ ابھی باقی ہے۔ تعمیر چار دیواری کے ابتدائی انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ اور برسات کے جلد بعد کام شروع کئے جانے کی تجویز ہے۔ لہذا احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کی فوری ادائیگی کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں تاکمی فنڈ کے باعث تعمیر کے کام میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ اگر کسی جماعت میں کوئی ایسا دوست ہو۔ جس نے تاحال اس بابرکت تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ تو اس کو بھی چاہیئے کہ بلا مزید تاخیر نقد ادائیگی کر کے نیکی کے اس اہم موقعہ سے محروم نہ رہے۔

مجھے امید ہے کہ جملہ جماعتوں کے عہدیداران مال اپنے اپنے حلقوں میں وعدوں کی ادائیگی کا جائزہ لے کر قابل ادا وعدوں کی فوری وصولی کی طرف متوجہ ہوں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

طلبائے تعلیم الاسلام کالج کے لئے

تعلیم الاسلام کالج کے جن طلبائ نے انٹرمیڈیٹ سپلیمنٹری امتحان میں شریک ہونے کے لئے اپنی درخواستیں بھیجی تھیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل طلبائ کی منظوری یونیورسٹی سے آ گئی ہے۔ لہذا طلبائ کو چاہیئے کہ رقم داخلہ اور فارم داخلہ پُر کر کے ۲۰ اگست تک کالج کے دفتر میں بھجوا دیں۔ ۲۱ اگست ۱۹۵۱ء داخلہ کی آخری تاریخ ہے۔

نمبر شمار	یونی ورسٹی رول نمبر	نام طالب علم
۱	۲۶۹۳	شریف احمد
۲	۵۱۹۳	محمد نور احمد
۳	۵۱۹۴	محمد سعید احمد
۴	۵۲۰۳	خادم حسین
۵	۵۲۰۵	ممتاز علی تاج
۶	۲۶۶۳	چوہدری بشیر احمد
۷	۵۱۹۰	رشید احمد

جن طلبائ کی درخواستیں نامنظور ہو گئی ہیں

نمبر شمار	یونی ورسٹی رول نمبر	نام طالب علم
۱	۲۶۶۵	سید محمد مشتاق
۲	۲۶۹۸	سید وقار احمد
۳	۵۲۰۷	محمود احمد عابد

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

ایم۔ اے عربی کے امتحان میں ایک احمدی طالبہ کی شاندار کامیابی

احباب کو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ مئی ۱۹۵۱ء میں ایم۔ اے عربی کے جو امتحانات ہوئے تھے ان میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ہیڈ مسٹرس محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ ۳۷۵ نمبر لے کر یونی ورسٹی میں اول آئیں۔ آپ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی صاحبزادی اور مکرم میاں عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر کی اہلیہ ہیں۔ ادارہ اس کامیابی پر ان کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

درخواست دعا! جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میری ہمشیرہ نذیر بیگم زوجہ نواب دین درویش حال قادیان میں بہت بیمار ہے۔ اس لئے تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ چوہدری جان محمد شرقپور خورد شیخوپورہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

مرا آں گوشۂ چشمے بباید	نخواہم جز گلستانِ محمدؐ
دلِ زارم بہ پہلوئم مجوئید	کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ
من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم	کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ
تو جانِ ما منور کردی از عشق	فدایت جانم اے جانِ محمدؐ
دریغا گر دہم صد جاں دریں رہ	نباشد نیز شایانِ محمدؐ
چہ ہیبت ہا بدادند ایں جواں را	کہ ناید کس بہ میدانِ محمدؐ

میں تو اسی کی ایک نظر کا طلبگار ہوں خواہ گوشۂ چشم سے ہی کیوں نہ ہو محمدؐ کے باغ کے سوا مجھے کسی اور باغ کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے خستہ حال دل کو میرے سینے میں مت ڈھونڈو کیونکہ ہم نے اسے محمدؐ کے پلے سے باندھ دیا ہوا ہے۔ میں قدس کے پرندوں میں سے وہ بہترین پرندہ ہوں جس کا آشیانہ محمدؐ کے باغ میں ہے اے محمدؐ کی جان تو نے اپنے عشق سے ہماری جان کو نورانی کر دیا ہے۔ میری جان تجھ پر فدا ہو۔ ہائے حسرت اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں۔ اور پھر زندہ کر کے اس کے لئے مارا جاؤں اور اسی طرح سو بار اپنی جان فدا کردوں۔ تو پھر بھی یہ محمدؐ کی شان کے مناسب حال نہیں ہوگا۔ اس جوان کی کیسی ہیبت ہے اس کے مقابل پر میدان میں کوئی نہیں آتا۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

بقیہ کرلیٹر صفحہ ۳

آیات کو چھوڑ دینے میں کی ہے۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے ارتداد کا صریح ذکر فرمایا ہے۔ جو ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ یعنی آپ نے وہ صحیح احادیث چھوڑ دی ہیں۔ جن میں مندرجہ ذیل الفاظ آتے ہیں

خرج محارباً للّٰہ ورسولہ۔

یخرج من الاسلام فیحارب اللّٰہ عزوجل ورسولہ۔ حارب اللّٰہ ورسولہ

مودودی صاحب نے ان احادیث صحیحہ کو جن میں مندرجہ بالا الفاظ آتے ہیں کیوں چھوڑ دیا۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ کے سوفسطائی استدلال کا بھانڈا کہ احادیث نبوی سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ نفس ارتداد کی سزا قتل ہے چوراہے میں پھوٹ جاتا تھا۔ کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ اصول فقہ کا ایک مسلمہ قاعدہ ہے۔

وعندنا لایحمل المطلق علی المقید (نور الانوار)

یعنی ہمارے نزدیک مطلق کو مقید پر محمول نہیں کیا جاتا۔

یہ قاعدہ عقلاً بھی نہایت صحیح ہے۔ مثلاً اگر چند اشخاص ایک واقعہ دیکھیں تو اگر ان میں سے دس صرف اتنا کہیں کہ فلاں نے فلاں کو گولی مار دی اور ایک گیارھواں یہ کہے کہ فلاں نے فلاں کو گولی ماردی۔ کیونکہ ثانی الذکر اول الذکر پر تلوار سے حملہ آور ہوا تھا۔ تو ہم دس اشخاص کے صرف اتنا کہنے پر کہ فلاں نے فلاں کو گولی ماردی۔ گیارھویں شخص کی شہادت کی موجودگی میں یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ کہ ثانی الذکر نے اول الذکر پر تلوار سے حملہ نہیں کیا تھا۔ اس کی وجہ صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ دس اشخاص نے ایک مطلق بات کہہ دی ہے۔ کہ فلاں نے فلاں کو گولی ماردی۔ انہوں نے کسی لفظ سے گیارھویں کی جو کہتا ہے کہ پہلے ثانی الذکر نے تلوار کا حملہ کیا تھا تردید نہیں کی۔ بلکہ اس گیارھویں شاہد نے ایک مزید بات کہہ کر سب کی شہادت کو مقید کر دیا ہے۔ جب تک ان میں سے کوئی ایک یا زیادہ اس کی تردید نہ کریں۔

اس سے واضح ہے کہ جن احادیث میں حارب اللّٰہ ورسولہ قسم کے الفاظ آئے ہیں۔ ان کو ایسی حدیثوں پر ترجیح دی جائے گی۔ جن میں ایسے الفاظ نہیں آئے۔ کیونکہ آخر الذکر مطلق بیان کرتی ہیں اور ان میں کوئی ایسے الفاظ نہیں۔ جو آخر الذکر کے اضافہ کی تردید کرتے ہوں۔ (باقی)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۹ اگست ۱۹۵۱ء

آیات اللہ کی مظلومیت

(۸)

کل ہم نے حضرت مولانا شیر علی رضی اللہ عنہ صاحب کی کتاب "قتل مرتد اور اسلام" کا ایک حوالہ دیا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ یہودیوں کے ایک گروہ نے واقعی یہ مشورہ کیا تھا کہ صبح مسلمان ہو کر شام کو انکار کر دو۔ تاکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی متذبذب کر دیا جائے۔ اور ایسے یہودی تھے جو واقعی ایسا کرتے تھے۔ خود قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہودی اپنے اس مشورہ پر عمل کرتے رہے۔ مگر کسی کو اس وجہ سے قتل نہیں کرایا گیا۔ اس کے متعلق کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ یہودی واقعی ایسا کرتے تھے۔ ہم حسب ذیل حوالہ حضرت مولانا شیر علی رضی اللہ عنہ کی کتاب مذکورہ بالا سے نقل کرتے ہیں۔

"علاوہ ازیں قرآن شریف کے دوسرے مقامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس تجویز پر عمل کیا گیا۔ اور قرآن کریم اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے وقت میں ایسے یہودی موجود تھے جو ایسی شرارتیں کرتے تھے۔ چنانچہ سورہ مائدہ رکوع ۹ میں اللہ تعالےٰ یہود کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ واذا جاءوکم قالوا اٰمنا وقد دخلوا بالکفر وھم قد خرجوا بہ۔ واللہ اعلم بما کانوا یکتمون (مسلمانو!) جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔ حالانکہ کفر ہی کو ساتھ لے کر آئے تھے۔ اور کفر ہی کو ساتھ لے کر چلے بھی گئے۔ اور جو بات وہ دل میں چھپائے ہوئے تھے اللہ تعالےٰ اس کو خوب جانتا ہے۔

زیر آیت ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا الآیہ روح المعانی جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ میں لکھا ہے۔

عن الحسن انھم طائفۃ من اھل الکتاب ارادوا تشکیک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا یظھرون الایمان بحضرتھم ثم یقولون قد عرضت لنا شبھۃ اخری فیکفرون ثم یظھرون ثم یقولون قد عرضت لنا شبھۃ اخری فیکفرون ویستمرون علی الکفر الی الموت۔ وذلک معنی قولہ تعالیٰ۔ وقالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النھار واکفروا اٰخرہ لعلھم یرجعون۔

حسن بصری کا قول ہے کہ آیہ کریمہ ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا میں جن لوگوں کا ذکر ہے۔ وہ اہل کتاب کا ایک گروہ تھا جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے دل میں اسلام کے متعلق شک ڈالنا چاہا۔ اس لئے وہ ان کے پاس آکر پہلے اپنے ایمان کا اظہار کرتے پھر کہتے ہمارے دل میں اور شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ پھر انکار کرتے۔ پھر موت تک اسی انکار پر قائم رہتے۔ اور یہی معنے ہیں اس آیت کے وقالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النھار واکفروا اٰخرہ لعلھم یرجعون۔

مندرجہ ذیل چار آیات منافقین کے متعلق ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ نے ان کے ارتداد کا ذکر فرمایا ہے۔

یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم (توبہ ع ۱۰) یہ (منافق) اللہ تعالےٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو یہ (بیجا) بات نہیں کہی۔ حالانکہ ضرور انہوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لائے پیچھے کافر ہو لئے۔

پھر منافقین کی نسبت فرماتا ہے لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (التوبہ ع ۸) باتیں نہ بناؤ حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لائے پیچھے کافر ہو گئے۔

پھر سورہ منافقون میں اللہ تعالےٰ منافقوں کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتا ہے۔ اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ۔ انھم ساء ما کانوا یعملون۔ ذلک بانھم اٰمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبھم فھم لا یفقھون (منافقون ع ۱) ان لوگوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں نہایت ہی بُرے کام ہیں۔ جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ کس لئے کہ یہ لوگ پہلے ایمان لائے۔ پھر اسلام سے پھر گئے۔ یہاں تک کہ ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ اب یہ حق بات کو سمجھتے ہی نہیں۔

پھر منافقین کی نسبت اللہ تعالےٰ یہی نہیں فرماتا کہ یہ لوگ ایمان اور اسلام لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے۔ بلکہ ان کی نسبت خود ارتداد کا لفظ بھی استعمال فرماتا ہے چنانچہ آتا ہے ان الذین ارتدوا علیٰ ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی الشیطان سول لھم واملیٰ لھم ذلک بانھم قالوا للذین کرھوا ما نزل اللہ سنطیعکم فی بعض الامر واللہ یعلم اسرارھم (محمد ع ۳) بے شک جن لوگوں کو دین کا رستہ صاف طور پر معلوم ہوا۔ اور پھر بھی وہ اپنے الٹے پاؤں پھر گئے۔ شیطان نے ان کو جھتے دیئے۔ اور ان کی آرزوؤں کی رسیاں دراز کر دی ہیں۔ اور یہ ان لوگوں کا ارتداد اس سبب سے ہے کہ جو لوگ (قرآن کو) جو خدا نے اتارا ناپسند کرتے ہیں (مثلاً یہود) یہ منافق ان سے کہا کرتے ہیں کہ بعض باتوں میں ہم تمہاری صلاح پر چلیں گے۔ اور ان کی سرگوشیوں کو خوب جانتا ہے۔"

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک منافقین دراصل مرتد تھے۔ مگر اس کے باوجود قرآن کریم سے ثابت ہے کہ منافق کی سزا قتل نہیں ہے۔ ہم اس مختصر مقالہ میں اس طویل بحث میں نہیں جا سکتے یہاں صرف اس قدر دکھانا ہے کہ جو پندرہ آیات ہم نے قرآن کریم سے نقل کی ہیں۔ جن میں ارتداد کا صریح ذکر ہے۔ ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں جس میں اللہ تعالےٰ نے نفس ارتداد کی سزا قتل مقرر کی ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان آیات میں سے بعض ایسی ہیں جو واضح طور پر قتل مرتد کے خیال کی نفی کرتی ہیں۔ اور ان ساری کی ساری آیات میں واضح طور پر ارتداد کی سزا کا ذکر ہے۔ جو وہی ہے جو پیدائشی کافر اور منافق کی سزا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالےٰ خود سزا دیتا ہے۔ خواہ اس دنیا میں عذاب لا کر یا آئندہ زندگی میں جہنم داخل کر کے۔

الغرض ہم نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ قرآن کریم میں نہ صرف یہ کہ نفس ارتداد کی سزا قتل نہیں ہے بلکہ کوئی ایسی سزا بھی نہیں ہے۔ جو کوئی انسانی عدالت خواہ وہ کتنی ہی اسلامی قانون پر قائم کیوں نہ کی گئی ہو دے سکتی ہے۔ بلکہ ہم نے صرف یہی نہیں ثابت کیا۔ کہ قرآن کریم میں نفس ارتداد کی سزا قتل یا اور کوئی ایسی سزا نہیں جو کوئی عدالت دے سکتی ہے۔ ہم نے یہ بھی ثابت کیا ہے۔ کہ قرآن کریم واضح طور پر ارتداد کی سزا مقرر کرتا ہے۔ جو اسی نوعیت کی ہے۔ جو نفس کفر کی ہے۔ اور کہ قرآن کریم واضح طور پر نفس ارتداد کی ایسی سزا کی نفی کرتا ہے۔ جو قتل مرتد کے حامی اس کی مقرر کرتے ہیں۔

اب صاف بات ہے کہ جس سزا کی قرآن کریم سے نفی ثابت ہوتی ہے۔ وہ اور تو اور خود اللہ تعالےٰ کا رسول بھی نہیں دے سکتا۔ اس لئے احادیث نبوی اور آثار صحابہ سے نفس ارتداد کی سزا قتل ثابت کرنے کی کوشش کرنا ایک بہت بڑی جسارت ہے۔ اور جس کے دل میں ذرا بھی خوف خدا ہے۔ وہ کبھی ایسی جسارت نہیں کر سکتا۔

اب ہم دکھائیں گے کہ سیاسی مولوی احادیث نبوی اور آثار صحابہ کے متعلق کیا فریب دیتے ہیں۔ اور کیا بددیانتی کرتے ہیں۔ چنانچہ عنوان بدل کر پہلے ہم احادیث نبوی کا سوال لیتے ہیں۔

احادیث نبوی کی بے کسی

مودودی صاحب نے دراصل جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ قرآن کریم سے قتل مرتد کی سزا ثابت کرنا محض زیب داستان کے لئے اختیار کیا ہے۔ ان کا تمام زور احادیث آثار صحابہ اور فقہ پر ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"بعض لوگ حدیث اور فقہ کی باتیں سنکر یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ قرآن میں یہ سزا کہاں لکھی ہے۔ ایسے لوگوں کی تسلی کے لئے اگرچہ ہم نے اس بحث کی ابتدا میں قرآن کا حکم بھی بیان کر دیا ہے۔ لیکن اگر بالفرض یہ حکم قرآن میں نہ بھی ہوتا۔ تو حدیث کی کثیر التعداد روایات خلفائے راشدین کے فیصلوں کی نظیریں اور فقہا کی متفقہ رائیں اس حکم کو ثابت کرنے کے لئے بالکل کافی تھیں۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۳)

یہ طرز گفتگو صاف ظاہر کرتی ہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک ان پندرہ آیات قرآن مجید کا جائزہ لینا جن میں اللہ تعالےٰ نے ارتداد کا ذکر بالوضاحت کیا ہے فضول ہے۔ قرآن کریم خواہ کچھ فرماتا رہے۔ ہمارے لئے تو ادھوری روایات اور رائیں کافی ہیں اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ جو شخص بھی خواہ کتنی نیک نیتی سے اسلام ترک کر کے کوئی اور دین اختیار کرے۔ اس کی فوراً گردن اڑا دی جائے۔ اللہ اللہ کیا ذہنیت پائی ہے؟ کیا ایسا شخص کسی درجہ کا بھی عالم دین کہلا سکتا ہے؟

بریں عقل و دانش بباید گریست

آئیے اب ہم دیکھیں کہ اپنے نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے جو احادیث آپ نے پیش کی ہیں۔ ان کو پیش کرنے میں آپ نے کیا بددیانتی کی ہے۔ آپ نے ان احادیث کو پیش کرنے میں وہی بددیانتی کی ہے۔ جو آپ نے قرآن کریم کی ان پندرہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۳ کے نیچے)

شذرات

(از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

(۱)

نبوت اور شعر

مخالفین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے شعر کہے ہیں اس لئے آپ نبی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ۔ یہ اعتراض آیت قرآنی کا صحیح مفہوم نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں الاعتصام گوجرانوالہ کا حسب ذیل اقتباس ایک مفید حوالہ ہے۔ ایڈیٹر صاحب قرآن کریم کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"یہ صحیح ہے کہ ان معنوں میں یہ قطعی شعر نہیں جن معنوں میں مخالفین اسے شعر قرار دیتے تھے وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ۔ ہم نے تو انہیں نہ شعر کی تعلیم دی ہے اور نہ انہیں یہ زیب دیتا ہے کیونکہ ان کا مقصد شعر سے یہ تھا کہ یہ معاذ اللہ اختلاق اور جھوٹ ہے مگر اس کا کیا کیجئے گا کہ اس میں شعر ہی کی طرح کی رعائتیں رکھی گئی ہیں۔ چنانچہ ہر سورۃ کی ایک خاص موسیقی ہے اور الفاظ و حروف اسی کی مناسبت سے آئے ہیں۔ یہی فواصل یا آیت کے آخری الفاظ بھی موسیقی کے تابع ہیں جو آیات کی تلاوت سے پیدا ہوتی ہے اور بحیثیت مجموعی جو سورۃ کا نغمہ ہے یہ اسی ڈھب اور انداز کی ترجمانی کرتے ہیں۔ آواز کا زیر و بم اور اتار چڑھاؤ دیا ہے کہ سامعہ کو زندگی بخشتا اور روح کو تازگی و بالیدگی عطا کرتا ہے معنی کی گہرائیوں کا یہ عالم ہے کہ آیتیں اسی طرح زندگی کے احوال و کیفیات پر منطبق ہوتی ہیں جس طرح بلیغ و منتخب اشعار۔ اسی طرح کی یہ خوبی بھی ان میں ہے کہ ادھر آیات کی تلاوت ہوئی اور ادھر نہاں خانہ دماغ میں پیوست یعنی جس طرح اچھے الفاظ خود بخود حفظ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ بغیر کوفت اور زحمت کے دل پر مرتسم ہوتی جاتی ہیں۔ یہ دلائل تو اس نوع کے ہوئے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شعر ہے۔ نثر کے یہ دلائل ہیں کہ اس میں اصطلاحی طور پر بحر و وزن کا التزام کہاں ہے فواصل گو ایک خاص لے کے تحت آتے ہیں مگر ان میں قافیہ و ردیف کی سی پابندی مفقود ہے اصل بات یہ ہے کہ اس میں نظم و نثر دونوں کی خوبیاں ہیں۔ اس میں وہ لوچ۔ وہ پاکیزہ ترنم و موسیقی بھی ہے جو جان شعر ہے اور وہ سلاست اور تعبیر و ترجمانی کی وضاحت بھی ہے جو صرف نثر کا حصہ ہے۔"

(الاعتصام ۹ فروری ۱۹۵۱ء)

گویا آیت وما علمناہ الشعر میں جس شعر کی نفی کی گئی ہے اس کے معنے جھوٹ اور افترا کے ہیں اس سے کلام موزون مراد نہیں۔ اور شعر کہنا نبوت کے منافی نہیں۔ ورنہ یہ کس طرح درست ہوتا کہ قرآن مجید میں "نظم و نثر کی خوبیاں" موجود ہوتیں پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اشعار کو نبوت کے منافی قرار دینا سراسر غلط اعتراض ہے۔

(۲)

غیر مسلم حکومتیں اور انبیاء کا طریق

انبیاء علیہم السلام کے طریق کار پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ابتداءً کسی دنیوی حکومت سے تصادم کا طریق اختیار نہیں کیا۔ یہ ظالم افراد اور ستمران حکومتیں ہی تھیں جنہوں نے نبیوں کے راستوں میں روکاوٹیں پیدا کیں۔ ان پر مظالم ڈھائے اور طاقت کے زور سے آزادی ضمیر کو روکا بلکہ تلوار کے بل بوتے پر نبیوں اور ان کی جماعتوں کو نیست و نابود کرنا چاہا۔ تب مجبور ہو کر نبی اور ان کی جماعتیں دفاع کرتی رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید سے انہیں غلبہ حاصل ہوتا رہا ہے۔ تاریخ سے ایک نبی کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی کہ اس نے خود پہل کر کے دشمنوں پر چڑھائی کی ہو۔ ہاں ایسی بیسیوں مثالیں مل سکتی ہیں کہ انبیاء نے پر امن اور آزادی مذہب دینے والی حکومتوں سے تعاون کیا ہے۔ اس بارے میں حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کی مثالیں بہت نمایاں اور زبان زد خلائق ہیں۔ مگر انبیاء علیہم السلام کا یہ طریق سیاسی علماء کو پسند نہیں اس لئے وہ اسے غلط یا کم از کم آج ناقابل حجت قرار دینے کے لئے مختلف حیلے اختیار کر رہے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب "الاعتصام" لکھتے ہیں:۔

"اس وضاحت سے کہ مذہب و ریاست کی موجودہ صورت گزشتہ صورت سے مختلف ہے۔ حضرت یوسفؑ اور حضرت مسیحؑ کے وقت سے متعلق غلط فہمی دور ہو جاتی ہے کیونکہ وہ دور تھا جب مذہب کے معنے چند بچے تلے مفروضات کی اشاعت کے تھے۔ اور ریاست کا تقاضا بھی اس سے زیادہ نہ تھا وہ نظم و اہتمام ملکی کے چند قانونوں پر قانع رہے۔ نہ مذہب نے اس وقت تکمیل کے یہ مرحلے طے کئے تھے اور نہ ریاست اتنا بڑھ پائی تھی کہ دونوں باہم متصادم ہوں۔ اس لئے یہ کہنا کہ چونکہ حضرت مسیحؑ نے قیصر کے حقوق اور خدا کے حقوق میں تفریق روا رکھی ہے۔ یا حضرت یوسفؑ نے فرعون کی حکومت سے تعاون کیا ہے۔ لہٰذا موجودہ دنیوی حکومتوں سے تعاون جائز ہے۔ محض قیاس مع الفارق ہے۔"

(۹ فروری ۱۹۵۱ء)

معزز قارئین! مدیر الاعتصام غلط فہمی کا شکار ہیں۔ یا اپنی مزعومہ منطق اور لفاظی کے ذریعے دوسروں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ بالکل واضح مسئلہ ہے کہ قرآن مجید اور انجیل کے رو سے ثابت ہے کہ حضرت یوسف اور حضرت مسیح علیہما السلام نے اپنے اپنے وقت کی دنیوی حکومت سے تعاون کیا قرآن مجید نے اس حقیقت کو بیان فرما کر اس کی تردید یا تنسیخ کا اعلان نہیں فرمایا۔ کیونکہ یہ درحقیقت اصول کا سوال ہے اور سب نبی اصولاً متفق ہیں دین کے کمال اور تمام سے اصول ثابتہ و قائمہ میں بنیادی تغیر نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ بھی درست نہیں۔ کہ پہلے حکومتیں محض نظم ملکی سے تعلق رکھتی تھیں کیا قرآن مجید خود بیان نہیں فرما رہا کہ فرعون مصر نے کہا تھا لئن اتخذت الٰھاً غیری لاجعلنک من المسجونین۔ پھر کیا فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف مذہب کے نام پر لوگوں کو نہ اکسایا تھا؟ پس مدیر الاعتصام نے حضرت یوسفؑ اور حضرت مسیحؑ کے دنیوی حکومتوں سے تعاون کو غیر مستند اور ناقابل حجت قرار دینے اور انہیں "قیاس مع الفارق" گردانے کے لئے جو دو مفروضے ذکر کئے ہیں وہ محض بے بنیاد اور وہمی خیال ہیں۔ حق یہی ہے کہ حضرت یوسفؑ نے فرعون کی حکومت سے تعاون کیا اور حضرت مسیحؑ نے قیصر کی حکومت کو جزیہ ادا کرنے کی تلقین کی۔ قرآن و انجیل میں اس کا ذکر کیا گیا اور اس کے خلاف کوئی صراحت یا تردید مذکور نہیں۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہے کہ دنیوی حکومتوں کے بارے میں انبیاء علیہم السلام کا اصولی طریق اور دستور العمل یہی ہے کہ جب تک وہ مذہبی آزادی سے تعرض نہ کریں ان سے تعرض نہ کیا جائے۔ جب تک وہ حکومتیں تبلیغ دین میں روک نہ بنیں ان سے تعاون کیا جائے۔ اس طریق کو قابل اعتراض قرار دینا نبیوں کے طریق سے منہ پھیرنا ہے۔

(۳)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور حکومت برطانیہ

گذشتہ دنوں خاکسار نے ایڈووکیٹ اہل حدیث مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعدد حوالہ جات میں سے چند اقتباسات الفضل میں شائع کئے گئے تھے جن میں سے مولوی صاحب موصوف نے حکومت برطانیہ کو خیر و برکت کا چشمہ قرار دیا ہے۔ حکومت برطانیہ سے جہاد کو قطعی حرام ٹھہرایا ہے اور حکومت انگریزی کی وفاداری کو اہل حدیثوں کیلئے فرض بتلایا ہے۔ مولوی صاحب کے ان فتووں پر اہل حدیث اخبار الاعتصام کا جواب ملاحظہ ہو لکھتے ہیں کہ:۔

"الفضل کے مدیر مولانا روشن دین صاحب تنویر آجکل اہلحدیث کے خلاف ایک نیا محاذ بنا رہے ہیں اور مولانا محمد حسین صاحب مرحوم کے اشاعۃ السنۃ میں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسی عبارتیں نکال رہے ہیں جن سے یہ ثابت ہو سکے کہ مولانا آج سے نصف صدی پہلے انگریزی حکومت کو اتنا خیر و برکت کا چشمہ قرار دیتے تھے جتنا کہ مرزا صاحب۔ مگر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ دونوں کے منصب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔"

(۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء)

مدیر الاعتصام کی یہ غلط فہمی ہے کہ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منصب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہمیں یہ فرق معلوم ہے اور ہم کبھی اس فرق کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اسی فرق منصب کی وجہ سے ہم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے طریق کار کی مثال میں حضرت یوسفؑ اور حضرت مسیحؑ کے طریق کار کو پیش کرتے ہیں۔ مگر معاند اہل حدیثوں کو سمجھانے کے لئے ہمیں ان کے سامنے ان کے زمانہ حاضر کے سب سے بڑے لیڈر کے اقوال و فتاویٰ بطور اتمام حجت پیش کرنے پڑتے ہیں۔ اس جگہ منصب میں فرق کا سوال نہیں۔ سوال صرف اتنا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب

(باقی صفحہ ۸ پر)

یادِ ایام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عصر سعادت میں جلسہ سالانہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ اس کا کچھ اندازہ احباب ۱۹۰۶ء کے جلسہ سالانہ کی رپورٹ سے لگا سکیں گے۔ جو اخبار بدر ۱۰ ؍ جنوری ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ کے بعض حصے ہدیۂ احباب کئے جاتے ہیں:۔

مختصر رپورٹ جلسہ سالانہ

آمد:۔ جیسا کہ پچھلے اخبار میں لکھا جا چکا ہے۔ اس سال میں احباب کی آمد پچھلے سالوں کی نسبت جلد شروع ہوگئی تھی۔ ۲۲ تاریخ کو ہی احباب آنے شروع ہوگئے تھے۔ اور صرف یہی نہیں کہ احباب کی آمد جلد ہوئی۔ بلکہ اس سال بہ نسبت سالہائے ماسبق کے احباب کی کی تعداد بہت بڑھی ہوئی تھی۔ اور کل آنے والوں کی تعداد کا اگرچہ صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا۔ تاہم جمعہ تک چودہ سو کے قریب آدمی ضرور تھے۔ جن میں سے بعض دوستوں کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جن کو اکثر لوگ پہچانتے ہیں۔ ان دوستوں کی آمد جمعہ کی صبح تک برابر جاری رہی۔ خواجہ کمال الدین صاحب انسپکٹر مدارس ریاست جموں و کشمیر۔ ملک شیر محمدؐ خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ممبر مال کشمیر دربار۔ مستری یعقوب علی و مستری رحمت اللہ صاحب جموں سے۔ محمدؐ نواب خاں صاحب تحصیلدار گجرات۔ منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب حکیم محمدؐ حسین صاحب قریشی و بابو غلام محمدؐ صاحب و حافظ فضل احمدؐ صاحب و حافظ علی احمدؐ صاحب و بابو تاج الدین صاحب و بابو مولا بخش صاحب و منشی نبی بخش صاحب و میاں معراج الدین صاحب عمر مستری موسیٰ صاحب۔ میاں غلام حسین صاحب و حافظ محمدؐ حسین صاحب۔ ہدایت اللہ صاحب شاعر میاں قدرت اللہ صاحب لاہور سے۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب میاں نبی بخش صاحب رفوگر صوفی غلام محمدؐ صاحب مولوی محمدؐ اسماعیل صاحب چراغدین صاحب امرتسر سے۔ قاضی خواجہ علی صاحب۔ شہزادہ عبد المجید صاحب۔ میاں محمدؐ شفیع صاحب سوداگر۔ بابو عبد الرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر لدھیانہ سے۔ چودھری رستم علی صاحب انبالہ سے۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب آگرہ سے۔ خاں صاحب عبد المجید خاں صاحب و منشی اروڑہ صاحب بابو فیض قادر صاحب کپورتھلہ سے۔ شیخ فضل الرحمٰن صاحب گورداسپور سے۔ چودھری سرفراز خاں صاحب جموں سے۔ منشی عبد الحی صاحب پٹیالہ سے۔ یہ صاحبان ۲۶ ؍ دسمبر اور اس کے بعد کے آنے والے ہیں۔ اس تاریخ سے قبل تشریف لانے والے بعض احباب کے نام پچھلے اخبار میں درج ہو چکے ہیں۔

۲۵ ؍ دسمبر ۱۹۰۶ء روز سہ شنبہ کی شام تک کی رپورٹ گذشتہ اخبار میں درج کی جا چکی ہے۔

اس کے بعد ۲۶ ؍ دسمبر کی صبح کو حضرت اقدسؑ نے مہمانوں کی خاطر صبح دس بجے کے قریب باہر سیر کے واسطے تشریف لے گئے۔ احباب نہایت کثرت سے تھے۔ ہر ایک عاشقانہ طور پر حضور کے دیدار کے واسطے آگے کی طرف دوڑتا تھا۔ اس واسطے بعض دوستوں نے حضورؑ کے اردگرد ایک حلقہ فراخ کی صورت میں ایک جگہ کشادہ بنا دی تھی۔ جس کے اندر حضور چلتے تھے اور زائرین زیارت بھی کرتے تھے۔ ایک شخص نے کچھ سوالات پیش کرنے چاہے۔ لیکن آپؑ کی طبیعت علیل تھی۔ صرف مسافروں کی ملاقات کے واسطے آ گئے تھے۔ فرمایا کہ اس وقت ایسے سوالات کا پیش کرنا مناسب نہیں۔ لوگ اچھی طرح جواب بھی نہیں سن سکتے۔ میری طبیعت تو علیل ہے۔ لیکن میں نے ارادہ کیا ہے کہ ظہر کے وقت بڑی مسجد میں لوگوں کو کچھ سناؤں۔ کیونکہ کسی کی زندگی کا اعتبار نہیں۔ لوگ کثرت سے اسی واسطے آئے ہیں۔ کہ کچھ ہماری باتیں سنیں۔ اس واسطے میں نے چاہا ہے۔ کہ مختصر الفاظ میں جو اپنا حق ہے وہ ادا کروں اور حق کی باتیں لوگوں کو سنا دوں۔

چنانچہ اسی دن ظہر اور عصر ہر دو نمازیں مسجد اقصیٰ میں قریب دو بجے کے جمع کر کے پڑھی گئیں۔ اور بعد نماز کے حضرت اقدسؑ نے مسجد کے درمیانہ در میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔ چونکہ آپؑ کی طبیعت علیل تھی۔ اس واسطے آپؑ کے واسطے ایک کرسی بھی رکھی گئی تھی۔ لیکن سوائے آخری حصۂ وقت کے جو بہت تھوڑا تھا۔ آپؑ نے تمام تقریر کھڑے ہو کر فرمائی۔ آپ کی تقریر آپ کی عادت کے مطابق نہایت سادگی کے ساتھ بے تکلف رنگ میں ان الفاظ سے شروع ہوئی۔ "اب صاحبو! آرام سے سن لو۔"

اس تقریر میں آپؑ نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے معانی اور اس پر عمل کا طریق بیان فرمایا۔ اور اعمال کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ اس کے بعد احباب کو کھانا کھلایا گیا۔ اور اسی شام کو بہت سے نئے دوست مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

۲۷ ؍ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ جمعرات کی صبح کو دس بجے کے قریب حضرت اقدسؑ سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے۔ اور بازار کے راستہ سے گزر کر شہر کی شمالی جانب کی طرف گئے۔ خدام اس کثرت سے تھے۔ کہ واپسی کے وقت حضور علیہ السلام بازار سے ہو کر مکان پر پہنچ چکے تھے۔ اور لوگ ابھی سارے بازار میں اور گاؤں کے مشرقی دروازے کے باہر سے آ رہے تھے۔

راستہ میں میر قاسم علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی نے اپنی نظم پڑھی۔ جو کہ کسی آئندہ اخبار میں درج کی جائے گی۔ راستہ میں ایک شخص نے قرآن شریف کی آئت افمن کان میتا الخ کے معنے پوچھے جس کو حضرت نے مفصل بیان فرمایا۔ سیر سے واپس آ کر حضور علیہ السلام پھر دو بجے کے قریب مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے۔ جہاں ہر دو نمازیں جمع کی گئیں۔ اور بعد نماز حضور علیہ السلام نے تقریر کی۔ فرمایا۔ کہ چونکہ کل میری طبیعت علیل ہوگئی تھی۔ اس واسطے تقریر کی تکمیل نہ کر سکا۔ اس واسطے آج اس کی تکمیل کرتا ہوں۔ اس تقریر میں حضور علیہ السلام نے گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس کے زیر حکومت ہم اپنے مذہبی اغراض کو بغیر رکاوٹ کے پورا کر سکتے ہیں۔ اور قادیان کے ہندو سناتن اور آریہ پر جس قدر اتمام حجت بذریعہ نشانات الٰہی ہوا ہے۔ اس کا بالخصوص تذکرہ فرمایا۔

اس تقریر کے بعد حضرت اقدسؑ گھر تشریف لے گئے۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے وعظ فرمایا۔ اور ضرورت امام پر ایک مختصر تقریر فرمائی۔

۲۸ ؍ دسمبر ۱۹۰۶ء (جمعہ) یہ دن چونکہ جمعہ کی تیاری کے واسطے غسل اور تبدیل لباس کا تھا۔ اور حضرتؑ نے مہندی لگائی تھی۔ اس واسطے آپ سیر پر تشریف نہ لے گئے۔ اور صبح ۹ بجے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کا عام اجلاس مسجد اقصیٰ میں ہوا۔

صاحبزادہ حضرت میاں محمود احمدؐ صاحب نے ایک تقریر کی۔ جو کہ اتنے بڑے مجمع میں ان کی پہلی تقریر تھی۔ تاہم فصاحت کے ساتھ انہوں نے سلسلہ وار اپنے مضمون کی سرخیوں کو پورا کیا۔ آپ کا مضمون شرک پر تھا۔ قرآن شریف کی آیت سے آپ نے شرک کی بدیوں کا ثبوت دیا۔ اور بتلایا کہ شیطان کا بڑا ہتھیار شرک ہی ہے۔ اور مسیح موعود آخری آدم کے ساتھ جو آخری جنگ ہے۔ جس میں شیطان ہلاک کیا جاتا ہے۔ وہ اس کے بڑے ہتھیار شرک کے توڑنے کے ذریعہ سے ہے۔

میاں صاحب موصوف کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے تشحیذ الاذہان کے مقاصد۔ کیا معنی۔ رسالہ ماہواری کی اشاعت۔ نوجوان طلباء کے درمیان مذہبی معلومات کا بڑھانا۔ اور ان کو اسلام کی حمایت میں مناظر بنانا اور باہمی اخوت کا بڑھانا بیان کیا۔ اور یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے ذریعہ سے میاں صاحب موصوف حضرت اقدس کے ان اقوال کی اشاعت کرنے میں جو حضرت اندرون خانہ فرماتے ہیں۔ اور نیز حضرت کے تصنیف فرمودہ فقرات عربی کی اشاعت کر کے اس زبان کے پھیلانے میں کوشش کرتے ہیں۔ اور احباب کو توجہ دلائی۔ کہ وہ ان کے اغراض و مقاصد کے پورا کرنے میں امداد دینے کی طرف متوجہ ہوں۔

حضرت مولوی صاحب ہنوز تقریر کے آخری حصے پر پہنچے ہی تھے۔ کہ نماز جمعہ کی اذان ہوگئی۔ اس واسطے وہ جلسہ بعد پورا ہونے تقریر کے ختم ہوا۔ اور لوگ وضو کر کے نماز میں مصروف ہوئے۔ اتنے میں حضرت اقدسؑ بھی مسجد میں تشریف لائے اور نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کی گئی۔ بعد نماز حضرت اقدس مسجد میں کرسی پر بیٹھ گئے۔ کیونکہ بہت سے دوستوں نے بیعت کے واسطے عرض کی ہوئی تھی۔ میں پچھلی تاریخ کی رپورٹوں میں یہ بات لکھنی بھول گیا ہوں۔ کہ بیعت قریباً ہر روز ہوتی رہی۔

بیعت:۔ لیکن بیعت کا سلسلہ اب اس قدر بڑھتا جاتا ہے۔ کہ مبایعین کی فہرست بروقت مرتب کرنے کی تجویز مشکل ہو جاتی ہے۔ بیعت کرنے والوں کی اس قدر کثرت تھی۔ کہ ایک دوست کی تجویز پر ایک پگڑی کا سرا حضرت کے ہاتھ میں رہا۔ اور باقی حصہ کو دور تک مبایعین نے پکڑ رکھا۔ اور پھر ایک پگڑی نہیں ہر طرف سے کئی ایک پگڑیاں لی گئیں جو کہ اس کے ساتھ جوڑ دی گئیں۔ اور بعض آدمی درمیان میں کھڑے ہو کر بلند آواز سے حضرت کے الفاظ دوسروں تک پہنچاتے رہے۔ اور وہ کہتے رہے اور اس طرح سب بیعت کرنے والے بیعت کر سکے۔ چنانچہ جمعہ کے روز بھی اسی طرح سے بیعت ہوئی۔ بیعت کے بعد میر قاسم علی صاحب نے اپنی نظم پڑھی۔ جس نے احباب کو بہت خوش کیا۔ اور ان کے بعد محمدؐ اسماعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح نے اپنی نظم اور اس کے بعد حضرت کے فرمانے پر حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے وعظ فرمایا۔ جس میں حصول تقویٰ کی طرف خاص توجہ دلائی۔ اور اس کے بعد وہ جلسہ ختم ہوا۔

روانگی:۔ جمعہ کے روز بعد از نماز جمعہ احباب کی روانگی شروع ہوگئی۔ چنانچہ سیالکوٹ کی بڑی جماعت جس میں کئی سو آدمی تھے اس کا اکثر حصہ اسی دن چلا گیا۔ اور پھر بہت سے آدمی ہفتہ کی صبح کو تشریف لے گئے۔ یوم دوشنبہ کے دن تھوڑے سے آدمی باقی رہ گئے تھے۔ تاہم جلسہ کا آخری دن پیر تک تھا۔

۲۹ ؍ دسمبر ۱۹۰۶ء (بروز شنبہ) صبح قریب دس بجے کے حضرت اقدس سیر کے واسطے باغ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور مقبرہ بہشتی پر پہنچ کر حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے۔ اور اہل قبور کے واسطے دعا کی۔ بعد از نماز ظہر و عصر شیخ عبد الرحمٰن صاحب مدرس نے مدرسہ کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے تقریر کی جس کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے وعظ فرمایا۔ کہ ہر ایک شہر کے احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ تفقہ فی الدین حاصل کرنے کے واسطے اپنے میں سے ایک ایک آدمی کا خرچ اپنے ذمہ لیکر قادیان بھیجا کریں۔ تاکہ وہ دین سیکھ کر واپس جاوے۔ اور اپنے اہل شہر کی تعلیم کرے۔

پاکستان چاہتا ہے کہ ہر قوم کو اپنی ضروریات کے مطابق ترقی کرنے کی آزادی ہو

چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی طرف سے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی وضاحت

"پاکستان کا نظریہ یہ ہے۔ کہ ہر قوم کو اس امر کی آزادی حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے معاشرتی اقتصادی اور سیاسی نظاموں یا اداروں کو ان راہوں پر ترقی دے سکے جو اس کی ضروریات کے عین مطابق ہوں۔ اور جن سے اس کے قومی ذوق کا اظہار ہو"

یہ ہیں وہ الفاظ جو سر محمد ظفر اللہ خان نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے اس وقت کہے۔ جب موصوف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں عام بحث کے دوران میں اپنی تقریر ختم کر رہے تھے۔

دنیا کے مختلف مسائل اقوام متحدہ کی ایجنسی کے ذریعہ طے ہونے کے سلسلہ میں وزیر امور خارجہ نے پاکستان کی عام پالیسی کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔ نظریاتی تنازعہ حسب سابق قائم ہے۔ جس سے نہ صرف دنیا دو گروہوں میں بٹ گئی ہے۔ بلکہ اس کے باعث قومیں مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اور امن و سلامتی کو بھی خطرہ لاحق ہے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ انسانی مسائل کی پیچیدگی کا تقاضہ ہے کہ انہیں مختلف زاویوں سے دیکھا جائے۔ نیز یہ کہ نظریات کا تنوع اور ذرائع و طرائق کا اختلاف فروغ و ترقی کی لازمی شرط ہے۔ اور اس لئے اسے کچلنے کے بجائے اس کی ہمت افزائی کرنا چاہیئے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ رواداری برتی جائے۔ جس سے خیالات کے ایک دوسرے پر فائدہ مند عمل اور ردعمل کا پورا موقعہ ملے پاکستان کا نظریہ یہ ہے کہ ہر قوم کو اس امر کی آزادی حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے معاشرتی اقتصادی اور سیاسی نظاموں یا اداروں کو ان راہوں پر ترقی دے سکے جو اس کی ضروریات کے عین مطابق ہوں۔ اور جس سے اس کے قومی ذوق کا اظہار ہو" نیز اس پر زور دینا چاہیئے۔ کہ کوئی طاقت جبر یا دباؤ خواہ وہ منظم ہو یا غیر منظم کسی ملک پر اندر یا باہر سے اس نیت سے نہ استعمال کیا جائے۔ اور نہ اس کے استعمال کی اجازت دی جائے۔ کہ لوگ اس چیز کو ترک کر دیں جو وہ باقی رکھنا چاہتے ہیں۔ یا اسے اختیار کریں جسے قبول کرنے میں انہیں پس و پیش یا تکلیف ہے۔

"جو مقصد بھی حاصل کرنا ہو۔ اس کے لئے بالاعلان کوشش کرنا اور پرامن ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ اگر یہ تسلیم ہو جائے۔ اور اس پر عالمی پیمانہ پر عملدرآمد بھی کیا جائے تو ہم توقع کر سکتے ہیں۔ کہ ناپاک ارادوں کا خبہ اور خفیہ اور جارحانہ مقاصد کا خوف جو ہر دست بین الاقوامی تعلقات کی کشیدگی کا باعث ہے۔ اور جن سے امن و سلامتی کو زبردست خطرہ لاحق ہے دور ہو جائے گا۔ اور ملکوں کے گروہ جو آج ان شبہات اور خطرات کے باعث ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ آپس میں مفید تعاون کر سکیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ فضا سے کدورت دور کرنے کے لئے اس امر کی کوشش کرنا نہایت مفید ہوگا۔ کہ ہر شعبہ علم کو ترقی دی جائے۔ صحیح معلومات فراہم کی جائیں اور قوموں اور ملکوں کے درمیان آزادانہ بحث اور تبادلہ خیال کو ترقی دی جائے۔ پاکستان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ منشور اقوام متحدہ کے مقاصد کے حصول میں پورا تعاون کرے گا۔"

پاکستان کی امداد

پاکستان کا دعوٰی ہے۔ کہ اقوام متحدہ میں داخل ہونے کے بعد سے اس نے منشور اقوام متحدہ کے اصولوں اور اس کے صحیح منشاء کے مطابق عمل کیا ہے۔

غیر خود مختار اور نوآبادیاتی علاقوں کے نظم و نسق کے مسئلہ میں پاکستان نے ان اقدامات کی سخت مخالفت کی جو ان علاقوں کی سیاسی اقتصادی اور عمرانی ترقی کی راہ میں حارج نظر آئے۔

ادارہ اقوام متحدہ میں نئے ارکان کے داخلے کے مسئلہ پر پاکستان کا نظریہ یہ تھا۔ کہ اقوام متحدہ کو اپنا کام پوری طرح انجام دینے کے لئے "عمومی رکنیت" کو مقصد بنانا اور ان تمام مملکتوں کے لئے اپنا دروازہ کھول دینا چاہیئے۔ جو منشور میں دی ہوئی شرائط رکنیت پورا کرتی ہیں۔

ہمارا کام

خاص طور سے یہ اس پاکستانی وفد ہی کی کوشش کا نتیجہ تھا جس کی قیادت سر محمد ظفر اللہ خان نے کی تھی۔ کہ جنرل اسمبلی نے یکم جنوری ۱۹۵۱ء سے قبل خود مختار لیبیا کے اتحاد اور قیام کے متعلق قرارداد منظور کی۔ نیز اقوام متحدہ کے تحت سمالی لینڈ کے لئے اس کے آزادی حاصل کرنے سے قبل دس سال کے لئے اطالوی تولیت کی قرارداد بھی منظور کی۔ پاکستان نے اریٹریا کے مطالبہ آزادی کی زبردست حمایت کی۔ اور اس نے یروشلم کے بین الاقوامی شہر قرار دیئے جانے کی بھی حمایت کی۔

پاکستان نے عالمی ادارہ صحت۔ ادارہ غذا و زراعت وغیرہ بین الاقوامی اداروں میں اپنے وفود روانہ کئے۔ اور ایسے متعدد اداروں کی رکنیت حاصل ہوئی۔ پاکستان کے وزیر امور خارجہ جنرل اسمبلی کے نائب صدر بھی منتخب ہوئے۔

پاکستان کے ۲۳ ملکوں میں سفارتی مشن ہیں اور پاکستان میں ۲۷ ملکوں کے ایسے مشن قائم ہیں پاکستان نے شام۔ عراق۔ انڈونیشیا۔ فلپائن۔ ایران اور ترکی سے دوستی کے معاہدے بھی کئے ہیں

تحریک جدید کا چندہ ادا کر دیا

ایک موز و مکرم دوست جو تحریک جدید میں دس سال تک متواتر نہایت شاندار قربانی اپنے امام کے حضور پیش کرتے آ رہے تھے۔ مگر گیارھویں سال سے حالات کی تبدیلی کے باعث اب تک شامل نہ ہو سکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سترھویں سال میں غیب سے کچھ سامان پیدا فرمائے۔ تو انہوں نے پانچصد روپیہ گیارھویں سال سے لے کر انیسویں سال تک کا یکمشت ادا کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بخشے کہ اٹھارھویں سال کی تحریک حضور کی طرف سے ہونے پر وہ اپنے پیشگی ادا کر وہ چندہ پر مزید قربانی کر سکیں۔ بات یہ ہے کہ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کا کام بیرونی ممالک میں وسیع تر کیا جا رہا ہے کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور کئی ممالک سے مطالبہ آ رہا ہے کہ ہمارے ہاں مبلغ بھیجا جائے۔ تحریک جدید کا اولین کام ہی یہی ہے۔ کہ وہ تبلیغ کرے مگر اس کا مالی فنڈ نہایت کمزور ہو رہا ہے۔ اور اس فنڈ کا بوجھ صرف دفتر اول کی پانچہزاری فوج پر ہے۔ اس لئے اس فوج کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اس تبلیغ کے فریضہ کو شاندار طور پر کامیاب کرے۔ پس اس ضرورت کے پیش نظر چاہیئے کہ پیشگی دینے والے ساتھ کے ساتھ اپنے سترھویں سال کے وعدے ....
..... اضافہ کر کے دیں۔

(۲) مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے پنشنر جو پہلوں سے اپنے سارے خاندان کی طرف سے جن کی تعداد آٹھ کس ہے۔ باوجود پنشنر ہونے کے پہلی حالت پر بڑھاتے آ رہے ہیں۔ ان کی خدمت میں تحریک جدید کی موجودہ حالت کا جب علم ہوا۔ تو دفتر کی اطلاع کے ایک ہفتہ کے اندر اپنے وعدہ کا انتظام کیا۔ اور -/۸۲۰ روپے کی رقم آپ نے داخل فرما دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ دفتر وکیل المال کی طرف سے دفتر اول کے سترھویں سال کے وعدہ کرنے والے احباب کرام کو بذریعہ خطوط لکھا جا رہا ہے۔ تاکہ ان کے وعدے وقت کے اندر پورے ہو جائیں۔ جو احباب اپنے آپ کو معذور سمجھتے ہیں۔ کہ یکمشت نہ دے سکیں گے۔ انہیں چاہیئے کہ قسط وار ادا کریں۔ اور وہ قسط ایسی مقرر کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۰ نومبر تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

خوشی کے موقع

پر اپنے نادار بھائیوں کا خیال رکھنا بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ اگر آپ یہ سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو دفتر ہذا کو حسب استطاعت امانت فنڈ ارسال فرما دیا کریں۔ تاکہ اس سے نادار دوستوں کے نام الفضل جاری کر دیا جائے۔ ایسے اصحاب آپ کے لئے دلی دعا کریں گے

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا { میری والدہ اور دونوں چھوٹے بھائی اور میں خود ابھی تک بیمار ہوں۔

بزرگان سلسلہ سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رفیق احمد ڈسٹرکٹ کلرک ۹۔۶۔۱۲۔۸ راولپنڈی

اسلام اور مذہبی آزادی

مکرم و محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عرب و انگلستان نے یہ تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء کے جلسہ سالانہ پر فرمائی تھی۔ جس میں اسلام کی مذہبی رواداری اور قتل مرتد کے متعلق مبسوط بحث ہے۔ اور اس بارہ میں قرآن مجید اور احادیث سے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ مزید برآں اس میں احراریوں کے اس خطرناک پروپیگنڈا کا جو وہ جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ مسکت جواب ہے۔

اس تقریر کے اختتام پر مختلف جماعتوں اور افراد کی طرف سے شدید تقاضہ ہوا۔ کہ اسے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ کاغذ کی گرانی کے باوجود اسے طبع کرایا گیا ہے۔ جماعتوں سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے لئے کچھ آرڈر بھجوا دیں۔

قیمت ۲ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔ (انچارج بکڈپو تحریک جدید)

احبابِ مطلع رہیں

بعض احباب ربوہ میں اپنی زمین لیز (lease) کا حق فروخت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بارے میں جملہ خریدار احباب مطلع رہیں۔ کہ کوئی سودا دفتر اراضی ربوہ سے دریافت کئے بغیر یکانہ کیا جائے۔ اور جس وقت تک دفتر اراضی ربوہ کے رجسٹرات میں انتقال کروا کر تحریر حاصل نہ کی جائے۔ کارروائی مکمل نہ سمجھی جائے:۔ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانا آپکے لئے فائدہ مند ہے

خوشاب میں تبلیغی جلسہ

جماعت خوشاب ضلع شاہ پور کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۲۹ جولائی کو منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس مسجد احمدیہ محلہ حکیماں والہ میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد زیر صدارت شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شروع ہوا۔ حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل ربوہ نے محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جناب شیخ عبد القادر صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد یہ اجلاس دات کے ایک بجے ختم ہوا۔ دوسرا اجلاس زیر صدارت مولانا جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ انگلستان و بلاد عربیہ ۴ بجے دن شروع ہوا۔ مولوی محمد یار صاحب عارف مبلغ انگلستان نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر فرمائی۔ اور احرار کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ آخر میں جناب شمس صاحب نے صدارتی تقریر میں مسئلہ نبوت پر مدلل تقریر فرمائی۔

تیسرا اجلاس رات کے ۹½ بجے زیر صدارت مولوی محمد یار صاحب عارف مبلغ انگلستان شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد چودھری سردار احمد صاحب نے "اسلام کا غلبہ برادیان باطلہ" پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مولوی جلال الدین صاحب شمس نے احرار کے اعتراضات کے جواب قرآن کریم و حدیث کی روشنی میں دیئے۔ لوگوں نے نہایت سکون سے آپ کی تقریر کو سنا۔ آخر میں جناب عارف صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی ایک بجے رات دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کا انتظام نہایت عمدہ تھا۔ خدام الاحمدیہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ محلہ امیر انوالہ کے غیر احمدی احباب نے ہمارے جلسہ میں ہر طرح کا تعاون کیا۔ پولیس کا انتظام بھی اچھا تھا۔ امیر جماعت ہائے سرگودھا نے مالی امداد کے علاوہ جلسہ کو ہر ممکن طریقہ سے کامیاب کرنے کی کوشش فرمائی۔ امیر جماعت سرگودھا کے احباب کو ہمراہ لاکر جلسہ میں شریک ہوئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار (مولوی) عبد الکریم سکرٹری مال جماعت خوشاب

سمندر پار کے خریداران

الفضل کی خدمت میں

گذارش ہے کہ قیمت اخبار کے مکمل بل بذریعہ ہوائی جہاز روانہ کئے جا چکے ہیں۔ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے لیکن بعض کی طرف سے ابھی تک رقم وصول نہیں ہوئی۔ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کی رقم بواپسی ادا فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ براہ راست دوبارہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے

دیگر گذارش ہے کہ کم از کم ایک ایک خریدار مزید ہر ایک خریدار عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ قیمت اخبار تیس روپیہ سالانہ ہے۔ یہ رقم وصول ہونے پر اخبار جاری کیا جاتا ہے

(منیجر)

"شذرات" (بقیہ صفحہ ۴)

بٹالوی نے انگریزی حکومت سے جہاد کو جو حرام قرار دیا ہے کیا یہ قرآن مجید یا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے یا خلاف ہے؟ اگر خلاف ہے تو کیوں دوسرے علماء اہلحدیث . . . . نے نصف صدی تک اسے خلاف اسلام قرار نہ دیا؟ یہ فتویٰ اسلام کے مطابق تھا تو حضرت مرزا صاحب کے "نصف صدی پہلے" یہی فتویٰ دینے پر علماء آج تک انگاروں پر کیوں لوٹ رہے ہیں؟ کیا مدیر الاعتصام اس سوال کو حل کریں گے؟

(۴)

کیا خاتم المجتہدین کے بعد مجتہد پیدا ہو سکتے ہیں؟

ایڈیٹر صاحب "الاعتصام" "علماء مصر سے مایوسی" کے زیر عنوان احناف کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"کیا اس بارے میں بھی آپ کے پاس کوئی وحی آئی ہے کہ اب دنیا کی آغوش مجتہدین سے خالی ہو چکی ہے یا اب کسی مجتہد کی تخلیق رحمت الٰہی کے بس میں نہیں رہی؟ - کیا مایوسی بھی قوم اور ملت کی ترقی کیلئے کوئی ملکوتی زینہ ہے؟"

(۹ مارچ ۱۹۵۱ء)

کیا ہی معقول استدلال ہے اور لکھنے والے کو رحمت الٰہی کی وسعت پر پختہ ایمان نظر آتا ہے۔ مگر جب یہی استدلال مجددین کی بعثت۔ مسیح و مہدی کے ظہور اور امتی نبیوں کی آمد کے بارے میں کیا جائے تو اس وقت مدیر صاحب بھی مایوسی کا شکار ہو کر کہہ دیتے ہیں کہ دنیا کی آغوش اب ایسے لوگوں سے خالی ہو چکی ہے ایسے لوگوں کی تخلیق اب رحمت الٰہی کے بس میں نہیں رہی۔ اسی وجہ سے رحمت الٰہی نے دو ہزار برس سے ایک نبی کو بجسدہ العنصری آسمانوں پر سنبھال کر رکھ چھوڑا ہے تا اسی سے بوقت ضرورت کام لیا جا سکے۔ ورنہ اب کسی نبی کی تخلیق رحمت الٰہی کے بس میں نہیں رہی۔ - کیا مدیر موصوف اپنے لطیف استدلال کی روشنی میں ہمارے معروضات پر بھی غور فرمائیں گے؟ احناف کو ملزم گرداننے والے مدیر صاحب سوچیں کہ جب "خاتمۃ المجتہدین" "خاتم المحققین" اور "خاتم المفسرین" آ چکے ہیں تو اب نیا مجتہد کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ اگر خاتمۃ المجتہدین کے بعد مجتہد پیدا ہونے کی راہ کھلی ہے۔ تو خاتم النبیین کے بعد امتی نبی کے آنے کا دروازہ کیوں مسدود قرار دیا گیا ہے؟ کیا یہ مایوسی قوم و ملت کی ترقی کے لئے کوئی ملکوتی زینہ ہے؟

(۵)

نبی سے اجتہادی غلطی کا ہونا

مدیر الاعتصام صلح حدیبیہ کے معاہدے کے ذکر پر لکھتے ہیں:-

"یہ معاہدہ بالکل اچانک اور خلاف توقع سامنے آیا تھا۔ کیونکہ جب مدینہ سے مسلمان چلے تھے تو فتح و نصرت کے خیال سے سرشار ہو کر۔ ۔ ۔ کیونکہ آنحضرتؐ پہلے سے انہیں بتا چکے تھے کہ میں تمہیں خواب میں تحلیق و تقصیر (سر منڈوانے اور بال کتروانے) کی حالت میں دیکھ چکا ہوں اور یہ مژدہ ہے فتح مکہ کا۔ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ ابھی تعبیر کی وہ ساعت نہیں آئی۔"

(۹ مارچ ۱۹۵۱ء)

کیا اس سے ظاہر نہیں کہ الہام و وحی کے سمجھنے یا اس کے ظہور کے زمانہ کی تعیین کرنے میں انبیاء سے بھی اجتہادی غلطی ہو جاتی ہے؟

(۶)

مسلم لیگ کے متعلق نامناسب طریق تخاطب!

بے شک مسلم لیگ مسلمانوں کی سیاسی جماعت ہے اور الاعتصام کو یہ دعویٰ ہے کہ وہ اہلحدیثوں کا مذہبی اخبار ہے۔ مگر اس نے مسلم لیگ کے بارے میں جو طرز تخاطب اختیار کر رکھا ہے وہ نہایت کریہہ اور تکلیف دہ ہے۔ ایک اقتباس بطور نمونہ درج ذیل ہے لکھا ہے:-

"مسلم لیگ نے زیادہ زور آجکل یقین، اتحاد اور تنظیم کی تثلیث پاک پر دے رکھا ہے حالانکہ وہ تینوں اقنوموں سے محروم ہے جس طرح عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق باپ بیٹا روح القدس کا نام اللہ ہے۔ اسی طرح یقین۔ اتحاد اور تنظیم کا نام مسلم لیگ ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ یہ تینوں مسلم لیگ کے اقانیم ثلاثہ ہیں گویا مسلم لیگ کی عیسائیت سے اب صرف لفظی نزاع ہے۔" (۱۶ مارچ ۱۹۵۱ء)

کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ اس قسم کے غلط، کریہہ اور آزاد وہ طرز تحریر کو بدل دیا جائے؟

لیاقت نہرو ملاقات کے امکانات

لنڈن ۱۸ اگست۔ ہندوستان کے نئے ہائی کمشنر ڈاکٹر مہتہ کے کراچی میں متعین کئے جانے پر یہاں گہری دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ غالباً وہ مسٹر لیاقت علی خاں اور پنڈت نہرو کی ملاقات کیلئے راہ ہموار کر سکیں گے۔ اس ملاقات ہی سے موجودہ ہند پاکستانی کشیدگی کے کم ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔ یوم آزادی کے موقعہ پر مسٹر لیاقت علی خاں اور پنڈت نہرو کے درمیان خیر سگالی کے پیغامات کا جو تبادلہ ہوا ہے اسے نیک فال تصور کیا جا رہا ہے۔

ہند پاکستانی دار الحکومتوں اور وائٹ ہال کے درمیان مراسلات کا تانتا کم ہو جانے سے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ چند ہفتے پیشتر جو صورت حال پیدا ہو گئی تھی اس میں نمایاں تبدیلی ہو گئی ہے اور اسی اعتبار سے لیاقت نہرو ملاقات کے امکانات روشن تر تصور کئے جا رہے ہیں۔ (استار)

ہمیں امید ہے کہ عالمی رائے عامہ ہندوستان کو معقول رویہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیگی

کراچی ۱۸ اگست۔ استنبول میں جو پارلیمانی یونین کی جو بین کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں شرکت کرنے والے پاکستانی وفد نے ایران عراق۔ اردن۔ شام اور لبنان کا مجوزہ دورہ منسوخ کر دیا ہے اس کی وجہ "پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے پیدا شدہ نازک صورت حال بتائی گئی ہے۔

ایک مندوب سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو غالباً اس وجہ سے اس سفر پر روانہ ہی نہ ہو سکیں۔

دستور ساز اسمبلی کے صدر اور وفد کے قائد مسٹر تمیز الدین خاں ۲۴ کو یہاں سے ہوائی جہاز سے روانہ ہو کر اسی روز بیروت پہنچیں گے۔ جہاں سے وہ ریل کے ذریعہ براہ طرابلس و حلب انقرہ روانہ ہوں گے۔

ہند پاکستان برصغیر میں پیدا شدہ جن حالات کی وجہ سے دورہ کا پروگرام مختصر کیا گیا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر تمیز الدین خاں نے کہا۔

"ہندوستان نے اپنی فوجوں کا بڑا حصہ ہماری سرحد پر جمع کیا ہے وہ نہ صرف پاکستان کی حفاظت کیلئے ایک خطرہ ہے بلکہ سارے عالم اسلام کو ایک چیلنج ہے اور امن عالم کیلئے خطرہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان نے کشمیریوں کو اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کے جائز حق سے محروم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندوستان کشمیر پر اپنے ناجائز قبضہ کو مستقل بنانا چاہتا ہے تاکہ فوجی دھمکیوں سے مرعوب ہو کر پاکستان کشمیر پر اس کے ناجائز قبضہ کو تسلیم کر لے۔ پاکستان ایسی دھمکیوں سے کبھی مرعوب نہیں ہو سکتا"۔

مسٹر تمیز الدین خاں نے کہا "ہم مشکور ہیں کہ دنیا کی رائے عامہ بالعموم اور مشرق وسطےٰ کے ممالک بالخصوص مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے منصفانہ موقف کی تائید و حمایت کر رہے ہیں۔ ہم ہر صورت حال کے مقابلہ کیلئے تیار ہیں اور امید کرتے ہیں کہ عالمی رائے عامہ کی طاقت ہند کو معقول رویہ اختیار کرنے پر مجبور کرے گی"۔

آپ نے کہا "ہم خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے چٹان کی طرح مضبوط ہیں"۔ (استار)

پاکستان اور ہندوستان کی کشیدگی پر انڈونیشیا میں تشویش

کراچی ۱۸ اگست۔ پاکستان میں انڈونیشی مختار الامور نے یہاں استار کو بتایا کہ حال میں پاکستان اور ہندوستان کے باہمی تعلقات میں جو کشیدگی پیدا ہو گئی ہے اس کے متعلق ان کے ملک کو تشویش ہے۔ انڈونیشیا کی خواہش ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا کوئی منصفانہ اور پر امن حل تلاش کر لیا جائے۔

ڈاکٹر سوکارنو اور ڈاکٹر حتیٰ نے حال ہی میں اس سلسلہ میں پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خاں سے جو سلسلہ جنبانی کی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے مختار الامور نے بتایا کہ انڈونیشیا کی پالیسی یہ ہے کہ ایشیا بلکہ ساری دنیا میں امن برقرار رکھنے کی کوشش کی جائے۔

مشرقی اور مغربی جاوا کے حالیہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں حکومت نے سخت کارروائی کی ہے اور اب حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ انہوں نے بعض خبروں کی تردید کی کہ فسادات اشتراکیوں کے پیدا کردہ ہیں۔ (استار)